رسائل و مسائل

ہاروت و ماروت سے متعلق ایک بے سروپا قصّہ

جناب ملک غلام علی صاحب سربراہ شعبۂ استفسارات

سوال: عرض ہے کہ کافی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ہم کلاس میں بیٹھے تھے، اسلامیات کا پیریڈ تھا اور ہم تفہیم القرآن پڑھ رہے تھے۔ پڑھتے پڑھتے جب سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۰۱ پر پہنچے اس سے آگے جو آیت شروع ہوتی ہے اس میں سلیمان علیہ السلام کے دورِ حکومت کے بارے میں بتانے کے بعد کہا گیا ہے" اور پیروی کی اس کی جو نازل کیا گیا۔ بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اور وہ سکھاتے نہ تھے کسی کو حتیٰ کہ یہ ساتھ نہ کہہ دیں کہ ہم آزمائش ہیں پس تو کفر نہ کر۔........ آیت نمبر ۱۰۲ تک۔

ہاروت و ماروت کا نام سن کر ہم چونک پڑے۔ استاد محترم بتلا رہے تھے کہ "یہ قصہ بالکل من گھڑت ہے کہ ہاروت و ماروت زہرہ نامی عورت کے دامِ عشق میں گرفتار ہو کر اس سے بدکاری سے مرتکب ہوئے ہیں اور یہ قصہ گھروں میں بہت مشہور ہے اس لئے اپنے گھروں میں بتائیں کہ فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔"

یہ سن کر میں شش و پنج میں پڑ گیا۔ کیونکہ میں بچپن سے سنتا چلا آ رہا تھا کہ بابل کے شہر میں دو فرشتے کنوئیں میں لٹکے ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے زہرہ نامی عورت سے بدکاری کی تھی تو اللہ رب العلمین نے انہیں سزا کے طور پر بابل کے شہر کے ایک کنوئیں میں لٹکا دیا۔

میں اس دن کے بعد ہر ایک سے معلوم کرتا رہا مگر مجھے تسلی بخش جواب نہ ملا۔ کوئی کہتا ہے یہ واقعہ سچ ہے اور بعض جھوٹ قرار دیتے ہیں۔ انہی دنوں میرے ایک رشتہ دار عراق سے واپس آئے تو میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یہ واقعہ سچا ہے کیونکہ عراق کے بابل شہر میں ایک کنواں ایسا ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس میں فرشتے الٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ مگر باہر سے تالا لگا ہوا ہے اور دیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

آخر میں نے تفہیم القرآن میں ڈھونڈھنے کی کوشش کی مگر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ تفہیم القرآن میں اس قصے کی بابت اشارہ بھی نہ پایا۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۰۱ تا آیت نمبر ۱۰۳ کی تشریح میں اس غلطی کا جو کہ لوگوں کے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے۔ ازالہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ میں نے تفہیم القرآن کی پہلی جلد میں دیکھا ہے۔ اگر کسی دوسری جلد میں وضاحت کی گئی ہو تو مجھے ازراہِ نوازش بتائیں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ عراق گئے ہوں اور آپ نے وہاں سے معلومات حاصل کی ہوں گی۔ آپ قرآن و سنت اور تاریخی واقعات کی روشنی میں بتلائیں کہ یہ واقعہ سچ ہے یا جھوٹ۔ بحیثیت مسلمان مجھے یقین نہیں آتا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ فرشتے معصوم ہیں۔ ان سے گناہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جواب ۱۔ ہاروت و ماروت کے متعلق قرآن مجید میں جتنی بات بیان ہوئی ہے۔ مولانا محترم نے اس کی ایک سادہ اور مختصر تشریح بیان کر دی ہے۔ اس سے زائد قرآن یا حدیثِ صحیح میں مزید کوئی تفصیل مذکور نہیں ہے۔

ان سے متعلق جس قصے کا ذکر آپ نے کیا ہے اس کے بارے میں آپ کے استاد صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ٹھیک ہے۔ یہ قصہ بعض کتابوں میں درج تو ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک اس قصے کی سند صحت کے ساتھ ثابت نہیں۔ حافظ ابنِ کثیر، استاذ احمد، محمد شاکر، سید رشید رضا اور دوسرے لوگوں نے اس پر مفصل تنقید کی ہے۔ دراصل یہ قصہ بیشتر روایات میں کعب احبار سے نقل کیا گیا ہے جس سے بہت سی رطب و یابس اسرائیلیات ہماری تاریخ و تفسیر کی کتابوں میں راہ پا گئی ہیں۔ مگر ان کی کوئی اصل نہیں ہے۔ یہ قصہ توراۃ یا دوسرے تحریری اسرائیلی لٹریچر میں بھی کہیں موجود نہیں ہے۔

یہ بات قرآن مجید سے ثابت ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کسی ایسے فعل کا حکم تو دے سکتا ہے جو انسانوں کے لئے عذاب یا آزمائش کی حیثیت رکھتا ہو لیکن ان سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی یا اخلاقاً کسی قبیح فعل مثلاً زنا کا ارتکاب غیر متصور ہے کیونکہ وہ جبلی طور پہ معصوم اور جنسی محرکات سے معرا ہیں اور ان کے ہاں توالد و تناسل کا بھی کوئی سلسلہ نہیں ہے۔ بفرضِ محال خدانخواستہ ان سے کوئی ایسی سنگین حکم عدولی کا صدور ہوتا اور اس پہ ایسی سخت سزا انہیں دی گئی ہوتی تو قرآن مجید میں اس کا بھی ذکر ہوتا۔

بس وہ کوئی ایسا علم لے کر زمین پر اترے تھے جس میں فائدے کا پہلو بھی تھا اور ضرر کا بھی۔ اور وہ لوگوں کو متنبہ بھی کر دیتے تھے کہ ہماری تعلیم میں فتنے کا بھی پہلو ہے۔ اس کے بعد جو انسان اس کا غلط استعمال کرتے تھے وہ خود ہی اپنی غلطی کے ذمہ دار ہیں۔

عراق میں کسی کنویں کے متعلق اگر یہ مشہور ہو کہ اس میں فرشتے لٹکے ہوئے ہیں تو اس سے اس قصے کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا۔ وہاں تو ایک مچھلی کی تصویر بھی بنی ہوئی ہے جس کے پیٹ سے ایک انسان کو نکلتا ہوا دکھایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ حضرت یونس علیہ السلام ہیں۔ کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اسی مقام پہ اسی شکل میں حضرت یونس ؑ مچھلی کے پیٹ سے نکلے تھے۔